Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16A.28.
16A 28

INDIAN INSTITUTE

لوگوں کے کیرشتے جہنمی سے بیٹا بیٹی بیاہنا بھلا یا کسی حر[illegible] سے تحقیق اس مقام کی یون ہی کہ سارے نبیون نے جو حرفت کو کیا اسواسطے کہ بے منت خلق کے ان باتون کو خلائق پر کھولین ور کسی سے اونکی آنکھ نہ دبے اب جو دین مین خرابی پڑی تو اکثر حرفت کے چھوٹنے ہی سے پڑی کیونکہ جب حرفت اور کسب کو لوگ معیوب سمجھنے لگے ہین تب کوئی ملا نیا لوگون کو علم دینی سکھا کر پیسہ کھانے لگا اور کوئی مال سمیٹنے کی نیت سے واعظ بنا اور کوئی قاضی اور مفتی فرنگی کا بنکر خلاف قرآن و حدیث کے آئین انگریزی پر فتوی دینے لگا اور کسی نے سود اور رشوت کا دروازہ کھولا اور کسی نے چوری اور دغا بازی پر کمر باندھی الغرض حرفت اور ہنر کو چھوڑکر بہتیرون نے اپنے دین برباد کیے اور دنیا اختیار کر کے شاد ہوئے اللہ تعالی سب مسلمانون کو ان باتون سے بچاوے اور نبیون کی چال چلاوے آمین یا رب العالمین خوشی اس سے ای یار گر نہو

کہ دنیا کی خاطر سے دے دین کو	مناسب ہی کرنا شرافت کا کام	کہ دنیا مین مشہور ہو نیک نام
رسولون سے پوچھ کہ حرفہ کیا	سے یاد کر لو برای خدا	اگر ساتھ حرفت کے ایمان ہی
شرافت مین کچھ بھی نہ نقصان ہے	ہی نام اس رسالہ کا کسب النبی	موافق کتاب او رسنت جلی

خاتمة الطبع

شکر خداوند دوجہان کا کہ اندنون یہ رسالہ موسوم بہ رسالہ کسب الانبیا جس سے بموجب مسائل دینیہ اسلامی کے پیشہ اور اہل حرفہ کی تحقیر ناجائز ہی کیونکہ انبیا علیہم السلام نے خود حرفہ اختیار کیا ہی بطور سوال و جواب واسطے نفع عام مومنین کے بدلائل قرآنی و احادیث سرور دو جہانی مولوی ظہور الحق صاحب عظیم آبادی نے تصنیف فرمایا حسب خواہش مومنین بار دوم مطبع نامی منشی نولکشور مین بمقام لکھنو ماہ مئی ۱۸۸۲ء مطابق ماہ جمادی الآخر ۱۲۹۹ھ حسن خط اور صحت سے چھپا

کہ چھوڑ دے دیکھو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینبؓ کو عمر بن العاص سے چھڑوا لیا
جب ایمان لایا تب دیا جو لوگ کفو کے مقدمہ مین یہ حدیث پڑھتے ہین یعنی اَلعَرَبُ بَعضُهَا
اَکفَاءُ بَعضٍ وَالمَوَالِی بَعضُهَا اَکفَاءُ بَعضٍ اِلَّا حَائِکٌ وَحَجَّامٌ یہ حدیث اول تو مخالف ہی قرآن کے
دوسرے یہ کہ راوی کا نام گم تیسرے حدیث منکر ہی چوتھے یہ سند اسکی شاید کہ منقطع ہی پانچوین یہ
کہ معارض اسکی دوسری حدیث کہ جسکی سند قوی ہی یعنی انکحوا ابا ہند وکان حجام رواہ
ابو داؤد پس معلوم ہوا کہ شارع کی کفارت مین فقط ملاحظہ کفو ایمان دار کا ہی اور
جو لوگ باپ دادوں کے اچھے پن پر فخر کرتے ہین اور اپنی شرافت لوگون پر جتاتے ہین اور کہتے
ہین کہ ہم بڑے خاندانی ہین اور ہمارے بڑے ایسے تھے اور ایسے مگر حقیقت مین وہ گوہ کے
کیڑے ہین کہ گوہ کو کریدتے ہین اپنی ناک سے اور کوئلے جہنم کے چنانچہ حدیث مین آیا ہی
عَن اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنتَهِیَنَّ اَقوَامٌ یَفتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ
الَّذِینَ مَاتُوا اِنَّمَا هُم فَحمُ جَهَنَّمَ اَو لَیَکُونُنَّ اَهوَنُ عَلَی اللہِ مِنَ الجُعلِ الَّذِی یُدَهدِهُ الخُرءَ بِاَنفِهِ اِنَّ اللہَ اَذهَبَ
عَنکُم عُبِّیَّةَ الجَاهِلِیَّةِ وَفَخرَهَا بِالآبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤمِنٌ تَقِیٌّ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ النَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ
رواہ الترمذی روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا چاہیے
کہ باز رہین لوگ جو فخر کرتے ہین اپنے موے باپ دادے پر مقرر وے کوئلے جہنم کے ہین البتہ ذلیل زیادہ
اللہ پر گوہ کے کیڑے سے جو کریدتا ہی گوہ کو اپنی ناک سے بیشک اللہ لے گیا تم سب سے تکبر
جاہلیت کا اور فخر کرنا باپ دادون پر مقرر نشان ہی کہ مومن متقی اور فاجر اور بدبخت سب
لوگ آدم کے بیٹے ہین اور آدم پیدا ہوے مٹی سے معلوم ہوا کہ فخر کرنا باپ دادے پر نشانی
ہی جہنم کی اور فخر کرنے والا دینداروں کے نزدیک ذلیل ہی جیسا گوہ کا کیڑا مقام انصاف کا
ہی ذرا انصاف کرو اور قرآن اور حدیث پر ایمان رکھتے ہو اصول اور فقہ کو مانتے ہو کہو

کسب و ہنر پر طعن کریگا یا حرام اور برا سمجھیگا بیشک کافر ہوگا کیونکہ حلال کو حرام سمجھنا کفر ہی
فقط اور جناب رسالت مآب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و الہ و سلم کو جو سید عرب نے ہین اس معنی کر کے ہین
سب مسلمانون کے سردار تھے نہ اس معنی کے کہ انکی ذات سید تھی اور جہان کا کاروبار انکے تصرف
مین تھا وَاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَی الْبَابِ اور پایا ان دونون نے زلیخا کے سید کو دروازے
پاس اور دوسری جگہ فرمایا سَادَتَنَا وَکُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا یعنی سیدون نے ہمارے اور
بڑون نے ہمارے گمراہ کیا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے خود ہی سید بولنے کو منع
فرمایا ہی اَخْرَجَ اَبُوْدَاوُدَ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِیْ وَفْدِ بَنِیْ عَامِرٍ اِلٰی
رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْنَا اَنْتَ سَیِّدُنَا فَقَالَ السَّیِّدُ اللّٰهُ یعنی آیا مین بنی عامر کے ایلچیون کے ساتھ
پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا ہمنے آپ سید ہین ہمارے سو فرمایا سید تو اللہ ہی اب مسلمانون کو
چاہیے کہ شادی بیاہ مین کفو ایماندار کا ملاحظہ کرین وگرنہ ایمان دار خالص ملے اسکو اپنا
کفو سمجھین اگرچہ چمراہی سیتا ہو صاحب مشکوۃ بوتین سیتے تھے کچھ مضائقہ نہین اور اگر کفر اور
شرک کی بو معلوم کرین تو اس سے دور بھاگین گو ظاہر مین مال والا اور میرزادہ ہی ہو جیسا کہ اللہ
تعالی فرماتا ہی وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکَاتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ
مُّشْرِکَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْکُمْ وَلَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ
مُّشْرِکٍ وَّلَوْ اَعْجَبَکُمْ یعنی نکاح مت کرو مشرک عورتون سے اگرچہ تمکو خوش آوین مال وحسن سے
اور مت نکاح کردو مشرک مردون کو جبتک ایمان نہ لاوین اور البتہ غلام مسلمان
بہتر ہی مشرک میان سے اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ کے نزدیک کفارت
مین فقط ایمان کا اعتبار ہی اور نہ مسلمات سے کہ حُر اور عبد غیر کفو ہین ہان اگر کسی کی
بیٹی کسی مشرک بیدین بدعتی ڈارہی منڈے سے بیاہی گئی ہو تو ولی کو اختیار ہی

حقارت کی راہ سے بولے کہ بس تو ہم لوگ جولاہے بچے ہوئے بکفر یعنی کافر ہوگا غور تو
کرو بھائیو جس پیشے کی خوبی قرآن اور حدیث اصول اور فقہ چارون سے ثابت ہو مسلمان
کسطرح طعن کریگا مگر بات یون ہی کہ لوگ ناواقف کاری کے سبب اکثر کسب اور حرفت کو
کہ جسکو نبیون نے کیا ہی ذلیل اور حقیر سمجھتے ہین اسکا حال مختصر سا یہان پر بیان کیا
جاتا ہی کہ لوگ واقف ہو جاوین اور عیب نکرین کوئی حرفت کرکے کھاوین اور خود سیکھین اور
سکھلاوین اور جسکو طول وبسط کے ساتھ دیکھنا منظور ہو تو تفسیر فتح العزیز مین دیکھے
اول تو آدم علیہ السلام اور شیث علیہ السلام دونون کپڑا بنتے تھے اور حضرت نوح علیہ السلام
تجارت اور بڑھئی کا کام کرتے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام خیاطی کرتے
تھے اور حضرت صالح اور حضرت ہود علیہما السلام دونون تجارت کرتے تھے اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے اور حضرت شعیب علیہ السلام مواشی والے تھے دودھ اور
نسل اور صوف اور پشم مواشی کی بیچ کر اپنی معاش کرتے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام
بھی کھیتی کرتے تھے اور حضرت موسی علیہ السلام بکریان چراتے تھے اور حضرت داود علیہ السلام
زرہ باف تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام خواص تھے یعنی کھجور کے درختون کے پتون سے
پنکھے اور چٹائی بنکر بیچتے تھے حال یہ کہ خدا نے انکو ملک تمام زمین کا دیا تھا باوجود اسکے اپنی
ہاتھ کے کسب کا پیسا کھاتے تھے اور حضرت عیسے علیہ السلام صباغی کرتے تھے اور
کوئی کہتا ہی کہ سلائی کرتے تھے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریان
چراتے تھے اور تجارت کرتے تھے آخر عمر مین خدا نے آپکا رزق جہاد کی
حرفت سے مقرر کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رض بزازی کرتے تھے اور حضرت
عمر رض فاروق خشت پزی کرتے تھے حاصل کلام یہ ہی کہ اگر کوئی نبیون کے

شرفا گوڑ رادنی اور بیچ اندھیری رات	وہاں نہ کوئی پوچھے کہ کون تمھاری ذات

غضب تو یہ کیا لوگون نے کہ جس حرفت کا حلال اور مباح ہونا قرآن اور حدیث سے ثابت ہی اور نبیون نے اُس پیشہ کو کیا ہی اسکو بھی حرام سمجھتے ہین اور حلال کو حرام سمجھنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہی اسکی بھی کچھ پروا نہین کہتے دیکھو کھیتی کرنے والے یعنی کسانون کو لوگ بہت ذلیل سمجھتے ہین اور کھیتی کرنا آدم علیہ السلام کا حدیث سے ثابت ہی حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کان آدم حراثا یعنی آدم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے اور کپڑے بننے والون کو بھی بہت حقیر سمجھتے ہین اور یہ ہنر طیب پیشون مین سے ہی کیونکہ طیبی اسکی قرآن اور حدیث اور اصول اور فقہ چارون ادلہ سے ثابت ہی چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہی یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ یعنی ای اولاد آدم کی ہمنے اوتاری تم پر پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب و رونق اور لباس تقوی کا یہ بہتر ہی یہ ہین آیتون سے اللہ کی یعنی دشمن نے جنت کے کپڑے تمسے اوتروائے پھر تمکو دنیا مین تدبیر لباس کی سکھادی یعنی کپڑا بننا آدم ع کو سکھا دیا اور یہ پڑے انبیا ؑ مین سے اللہ کے ہین اور حدیث بھی آئی ہی اس حدیث کو مولانا عبد العزیز رحمہ اللہ نے تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی اَوَّلُ مَنْ حَاکَ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ جو اس پیشہ کرنے والے کو بیعزت سمجھتا اور طعن کرتا ہی حقیقت مین وہ نبی پر طعن کرتا ہی اور نبی پر طعن کرنا کفر ہی چنانچہ اصول حنفیہ مین جسکا نام عقائد سنیہ ہی اور فقہ حنفیہ مین جسکا نام مالا بد منہ ہی لکھا ہی کہ اگر کوئی کہے آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تھے اور اسکے جواب مین دوسرا شخص

ہندی اسکی یہ ہی رباعی

جس کام مین سامان ترا ہو نہ بنایا
یہ سب ہوا لیکن تو مسلمان نہ ہوا
دم بھر نہ ہوا تابع ای دل تو خدا کا
درویش ہوا پیر ہوا عاقلمند

تب فقیر نے عرض کیا کہ جو لوگ اہل سنت کہلاتے ہین وہ بھی حرفت کرنے والون کو نظر حقارت سے تاکتے ہین تب ان بزرگون نے فرمایا کہ اگر ایسی بات ہی تو انکا سنی کہلانا فقط نام ہی نام ہی اور بدعتیون کا سا کام ہی کیونکہ ذات و صفات پر فخر کرنا سخت گناہ ہی بلکہ حدیث مین وارد ہی کہ وہ گویا جہنم کا ہی باوجود اسکے پھر جو کوئی بولے کہ ہم سید ہین یا شیخ یا مغل ہین یا پٹھان اور دوسرے مسلمان حرفت والون کو حقارت کی آنکھ سے تکتا ہی وہ شیطان جہنمی ہی صریح مخالفت قرآن کی کرتا ہی کیونکہ قرآن ناطق ہی کہ شرافت منحصر ہی ایمان اور تقوی مین کسی قوم کی تخصیص نہین جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی اشرف الاشراف اللہ کے نزدیک وہ شخص ہی جو خدا سے زیادہ ڈرتا ہی اور دوسری جگہ فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ بیشک مسلمان اور یہودی اور فرنگی اور صابئی جو ایمان لاویگا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور کام کیا بھلا اوسکو کچھ ڈر نہین اور ایک مقام مین اللہ تعالی فرماتا ہی فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ○ موافق اس آیت کے مخدوم شرف الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک جا لکھا ہی دو ہا

پھر جہاد اسنے کیا بہر خدا — داد اسنے ما علینا کا دیا
کرچکا تبلیغ جب وہ پیشوا — اہل بلغت کہگئے تب رخصت ہوا
جو کہ حضرت سے کنارہ کھینچتے — وین فروشی مین شرافت جانتے
ای کریم اوپر کرم کر اور رحم — دے انہین توفیق حرفت ذوالکرم

امابعد عاصی ظہور الحق عظیم آبادی عفا اللہ عنہ نے جو حرفت کے مسئلون کو اپنے والد ماجد اور اکثر علماے سفر دیدہ اور عرب و عجم گردیدہ اور مکے اور مدینے کے علماے کبار کی صحبت دیدہ سے تحقیق کیا اور اوسکے جواب مین جو کچھ ارشاد ہوا عوام اور خواص کے نفع کے لیے بجنسہ اس تقریر کو ہندی زبان مین لکھدیا یا الٰہی قبول کر آمین ثم آمین سوال عوام لوگ جو کھیتی کرنے والے اور کپڑے سینے والے اور بننے والے او حرفت کرنے والے پر طعن کرتے ہین کچھ قرآن اور حدیث اصول و فقہ سے بھی اوسکی بُرائی ثابت ہی یا نہین یعنی صاف کہدو اور اجر خدا سے لو جواب قرآن اور حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ ان حرفتون کو نبیون نے کیا ہی جو اسکو یا اسکے کرنے والے کو بُرا سمجھتا ہی وہ مردود ہی انشاء اللہ تعالے جو لوگ اہل سنت و جماعت ہین کبھی بُرا نہ سمجھینگے کیونکہ ظاہر او ہی لوگ سچے مسلمان ہین گو ہونا مسلمان بہت مشکل ہی خدا جسپر فضل کرتا ہی اوسی کو یہ امر عطا کرتا ہی چنانچہ شیخ علاؤ الدولہ سمنانی رحمہ اللہ نے ایک رباعی لکھی ہی رباعی

اے دل تو دمی مطیع سبحان نشدی — کاریکہ ترا گفت بہ سامان نشدی
درویش شدی و شیخ شدی و دانشمند — این جملہ شدی و لے مسلمان نشدی

Risala Kasbul Ambiya
INDIAN INSTITUTE

رسالہ کسب الانبیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ

حمد اوسکو جو ہی پاک و مستطاب — اوسنے فرمایا ہی یہ اندر کتاب
تم مین ناتے اور گوتے کر دیے — معرفت کے واسطے نا فخر کے
جسمین ہو ایمان اور تقوی عیان — ہی شرافت اور بزرگی کا نشان
جو ہی ختم انبیا اور مرسلین — اوسپر اوسکے آل و اصحاب اجمعین
ہو جیو صلوات اونپر اور سلام — جب تلک قائم رہے دنیا کا کام
اوس نبی کا حال جو کوئی سنے — وہ کریگا آفرین دل مین سگنے
کہ تجارت اور بکری کو چرا — اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا اِلٰی آخرہا

Kasb al-Ambiyā.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.